87688-رشوت اور واسطہ یا سفارش کے درمیان فرق

سوال

کیا مقدمات کے فیصلوں کے لیے واسطہ تلاش کرنا بھی رشوت کے حکم میں آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

واسطہ سفارش کو کہا جاتا ہے، بعض اوقات تو سفارش اچھی اور بعض اوقات بری ہوتی ہے، اچھی سفارش وہ ہے جو خیر و بھلائی کے کاموں میں معاونت کرے، اور اس سفارش سے دوسروں کے حقوق پر زیادتی کیے بغیر یا کسی ایسے شخص کو جو اس کا مستحق نہ ہو مقدم کیے بغیر کسی مباح کام کا حصول ممکن ہو.

اور بری سفارش یہ ہے کہ : جو شر و برائی میں معاون ثابت ہو، یا پھر ظلم و ستم کا وسیلہ بن رہی ہو، اور کسی ایسے شخص کو آگے لانے کا باعث ہو جو مستحق نہیں، بعض اوقات سفارش کرنے والے شخص کو رشوت دے کر ایسا کیا جاتا ہے، اور بعض اوقات بغیر رشوت کے ہی کام ہو جاتا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (26801) کے جواب کا مطالعہ ضروری کریں.

اور کسی ایسی چیز کے حصول کے لیے مال خرچ کرنا جو اس کا حق نہ ہو رشوت کہلاتی ہے، مثلا جج اور قاضی کو رشوت دی جائے کہ وہ اس کے حق میں باطل فیصلہ کرے، یا پھر کسی ذمہ دار شخص کو رشوت دے کہ اسے دوسروں سے آگے اور اوپر لائے، یا اسے وہ چیز دے جس کا وہ مستحق نہیں.

رشوت کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"رشوت خور اور رشوت دینے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2313) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید معلومات کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (22452) اور (70367) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

اگر انسان کے لیے اپنا حق وصول کرنے کے لیے رشوت کے بغیر کوئی اور وسیلہ نہ ہو تو رشوت دینا جائز ہے، تو اس صورت میں رشوت لینے والے پر حرام ہوگی، نہ کہ دینے والے پر.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اور رشوت حلال نہیں ہے، رشوت یہ ہے کہ باطل فیصلہ کرانے کے لیے مال دینا، یا کوئی ذمہ داری حاصل کرنے کے لیے، یا کسی انسان پر ظلم کرنے کے لیے مال دینا اس صورت میں لینے اور دینے والا دونوں ہی گنہگار ہونگے.

لیکن وہ شخص جسے اس کا حق نہیں دیا جارہا تو وہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے رشوت دے تا کہ اپنے آپ سے ظلم ہٹا سکے، تو یہ دینے والے کے لیے مباح اور جائز ہے، لیکن لینے والا گنہگار رہو گا" انتہی.

ماخوذاز: محلی ابن حزم (118/8).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر اس نے اپنے سے اس کا ظلم روکنے کے لیے کوئی ہدیہ دیا، یا اس لیے دیا کہ وہ اس کا واجب حق ادا کرے تو یہ ہدیہ لینے والے پر حرام ہو گا اور دینے والے کے لیے ہدیہ دینا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بلاشبہ میں ان میں سے کسی ایک کو عطیہ دیتا ہوں تو وہ نکلتا ہے تو بغل میں آگ دبا رکھی ہوتی ہے.

آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ انہیں دیتے کیوں ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ مجھ سے مانگے بغیر جاتے ہی نہیں، اور اللہ تعالی میرے لیے بخل کے وصف کا انکار کرتا ہے"

اس کی مثال یہ ہے کہ: جس نے آزاد کیا اور اس کی آزادی کو چھپالیا تو اسے دینا، یا پھر لوگوں پر ظلم کرنے والوں کو دینا، تو یہاں دینے والوں پر جائز ہے، لیکن لینے والے کے لیے حرام ہے.

اور سفارش میں ہدیہ دینا، مثلا کوئی شخص حکمران کے پاس سفارش کرے تا کہ اسے ظلم سے بچائے، یا اس تک اس کا حق پہنچائے، یا اسے وہ ذمہ داری دے جس کا وہ مستحق ہے، لڑائی کے لیے فوج میں اسے استعمال کرے اور وہ اس کا مستحق ہو، یا فقراء یا فقہاء یا قراء اور عبادت گزاروں کے لیے وقف کردہ مال میں سے دے اور وہ مستحق ہو، اور اس طرح کی سفارش جس میں واجب کام کے فعل میں معاونت ہوتی ہو، یا کسی حرام کام سے اجتناب میں معاونت ہو، تو اس میں بھی ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، لیکن دینے والے کے لیے وہ کچھ دینا جائز ہے تا کہ وہ اپنا حق حاصل کر سکے یا اپنے سے ظلم روک سکے، سلف آئمہ اور اکابر سے یہی منقول ہے" انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

ماخوذاز: مجموع الفتاوی الکبری (174/4).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"رہی وہ رشوت جس سے انسان اپنا حق حاصل کرے مثلا رشوت دیے بغیر اپنا حق حاصل نہ کر سکتا ہو، تو یہ رشوت لینے والے کے لیے حرام ہوگی، نہ کہ دینے والے پر، کیونکہ دینے والے نے تو اپنا حص حاصل کرنے کے لیے مال دیا ہے، لیکن جس نے یہ رشوت لی ہے وہ گنہگار رہے کیونکہ اس نے وہ مال لیا ہے جس کا وہ مستحق نہ تھا" انتہی.

ماخوذاز: فتاوی اسلامیۃ (302/4).

واللہ اعلم.